© rasailojaraid.com

افغان مسئلہ کے حل کے لیے پاکستان اور ازبکستان میں اشتراک کار

پاکستان اور ازبکستان نے افغانستان میں قیامِ امن اور مسئلہ کے پائیدار حل کے لیے اقوامِ متحدہ اور مسلم ممالک کی تنظیم سے بھرپو تعاون کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی طرف سے نومبر ۹۵ء کے اوائل میں ایک روزہ دورۂ تاشقند کے دوران ازبک صدر اسلام کریموف سے ملاقات میں کیا گیا۔ مذاکرات کے دوران افغانستان کے مرکزی موضوع کے علاوہ کشمیر اور تاجکستان کے مسائل بھی زیرِ غور آئے۔

سیکرٹری خارجہ نجم الدین شیخ نے صحافیوں کو بتایا کہ ازبک صدر نے کہا ہے کہ افغان تنازعہ سے پاکستان سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے۔ اسی طرح افغانستان میں جاری عدم استحکام سے بھی پاکستان سے زیادہ کوئی ملک متاثر نہیں ہوا ہے۔

ازبک صدر نے کہا کہ ازبکستان افغانستان میں بحالیٔ امن اور استحکام کا خواہاں ہے اور اس سلسلے میں پاکستان، اقوامِ متحدہ اور مسلم ممالک کی تنظیم سے بھرپور تعاون کرے گا۔ صدر اسلام کریموف نے مزید کہا کہ افغانوں کی تمام نسلی اور سیاسی گروپوں پر مشتمل نمائندہ حکومت ہی مسئلہ کا حل ہے۔ مذاکرات کے دوران جانبین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ افغانوں کو بیرونی مداخلت کے بغیر اپنے فیصلے خود کرنے چاہیئیں۔ تاہم اُنھوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ کچھ طاقتیں اپنے مفادات کے لیے عدم استحکام کے عرصہ کو طوالت دینا چاہتی ہیں۔ جانبین نے اس امر پر بھی اتفاق کیا کہ وہ اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے ذاتی نمائندے محمود مستری سے مسئلہ کے حل کے لیے بھرپور تعاون کریں گے۔

کشمیر کے مسئلہ پر وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے صدر اسلام کریموف کو صورت حال سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ کشمیری عوام نے بھارتی حکومت کی انتخابات کی تجویز کو مسترد کر دیا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ انتخابات استصواب کا متبادل نہیں ہوسکتے۔ صدر اسلام کریموف نے کہا کہ ازبکستان کی ہمدردیاں کشمیری عوام کے ساتھ ہیں۔ اُنھوں نے کہا ہم اقوامِ متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق مسئلہ کے حل سے متعلق اپنے مؤقف پر قائم ہیں۔

جانبین نے تاجکستان کی صورتحال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تاجک گروپوں کے درمیان اشک آباد میں ۲۰ نومبر سے جاری مذاکرات بار آور ثابت ہونے چاہیئیں۔

مذاکرات کے دوران دونوں لیڈروں نے دو طرفہ تعلقات اور علاقائی صورت حال پر بھی تبادلۂ خیال

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کیا۔ دونوں لیڈروں نے اِن احساسات کا اظہار کیا کہ پاکستان اور ازبکستان کے باہمی تعلقات میں فروغ دونوں ممالک کے لیے سود مند ہوگا مگر مواصلات کے رابطوں (regular communication links) کی عدم دستیابی اِس راہ میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں ممالک کے تجارتی، اقتصادی اور تیزوبراتی مفادات افغانستان میں بحالیٔ امن اور استحکام سے وابستہ ہیں۔

پاک - ترکمنستان گیس پائپ لائن

پاکستان اور ترکمنستان کے درمیان گیس کی پائپ لائن بچھانے کے مجوزہ منصوبے کو روس اور امریکہ دونوں کی مکمل حمایت حاصل ہے۔ نیز یہ منصوبہ پاکستان اور ترکمنستان کی معیشت کے لیے بھی نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ یہ بات ترکمنستان کے نائب وزیر اعظم حکیم اشانوف نے اپنے بارہ رکنی وفد کے ہمراہ وفاقی وزیر پٹرولیم اور قدرتی وسائل انور سیف اللہ خان اور وزارت کے دیگر افسران سے منگل ۳۱ اکتوبر (۹۵ء) کو ایک ملاقات کے دوران کہی۔

جناب اشانوف نے کہا کہ حکومت ترکمنستان نے اِس منصوبے کو اپنی پہلی ترجیح قرار دے رکھا ہے۔ اور حکومت پاکستان کی مدد سے اس کو جلد از جلد روبہ عمل لانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ اُنہوں نے کہا "گو کہ پاکستان کے پاس کئی متبادل تجاویز اور منصوبے بھی ہوسکتے ہیں مگر ہم سمجھتے ہیں کہ اِس منصوبے کے کئی اضافی فوائد ہیں۔ مثلاً ترکمنستان کے گیس پیدا کرنے والے علاقے ترقیاتی مراحل سے گزر چکے ہیں اور لائن بچھتے ہی گیس کی فراہمی فوری طور پر شروع کی جاسکتی ہے۔" اُنہوں نے کہا کہ ترکمنستان پاکستان کی گیس کی جملہ ضروریات پوری کرسکتا ہے۔

ترکمنستان کے نائب وزیر اعظم نے دونوں ممالک کے درمیان تعاون اور اشتراک کے دیگر شعبوں کی نشاندہی بھی کی۔ ان میں تیل کی پائپ لائن کی تعمیر اور ریلوے اور سڑک کے ذریعے مواصلات کے رابطوں کی بہتری شامل ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم نے آزادی کے بعد پاکستان کو اپنا مخلص ساتھی پایا ہے۔ چنانچہ دونوں برادر ممالک کے درمیان سماجی اور اقتصادی شعبہ میں تعلقات کو مستقبل میں مزید فروغ حاصل ہوگا۔

وفاقی وزیر پٹرولیم انور سیف اللہ خان نے کہا کہ یہ منصوبہ پاکستان کے لیے نہایت اہم ہے۔ اُنہوں نے کہا ہمیں طلب و رسد میں فرق کو ختم کرنے اور توانائی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ترکمنستان کے گیس کی ضرورت ہے۔ انھوں نے ترکمنستان کے رہنما سے کہا کہ ہم اِس بات پر بہت خوش ہیں کہ آپ نے نجی شعبہ کی ممتاز کمپنیوں کو پاکستان تک گیس پہنچانے کی ذمہ داری سپرد کی ہے۔

© rasailojaraid.com